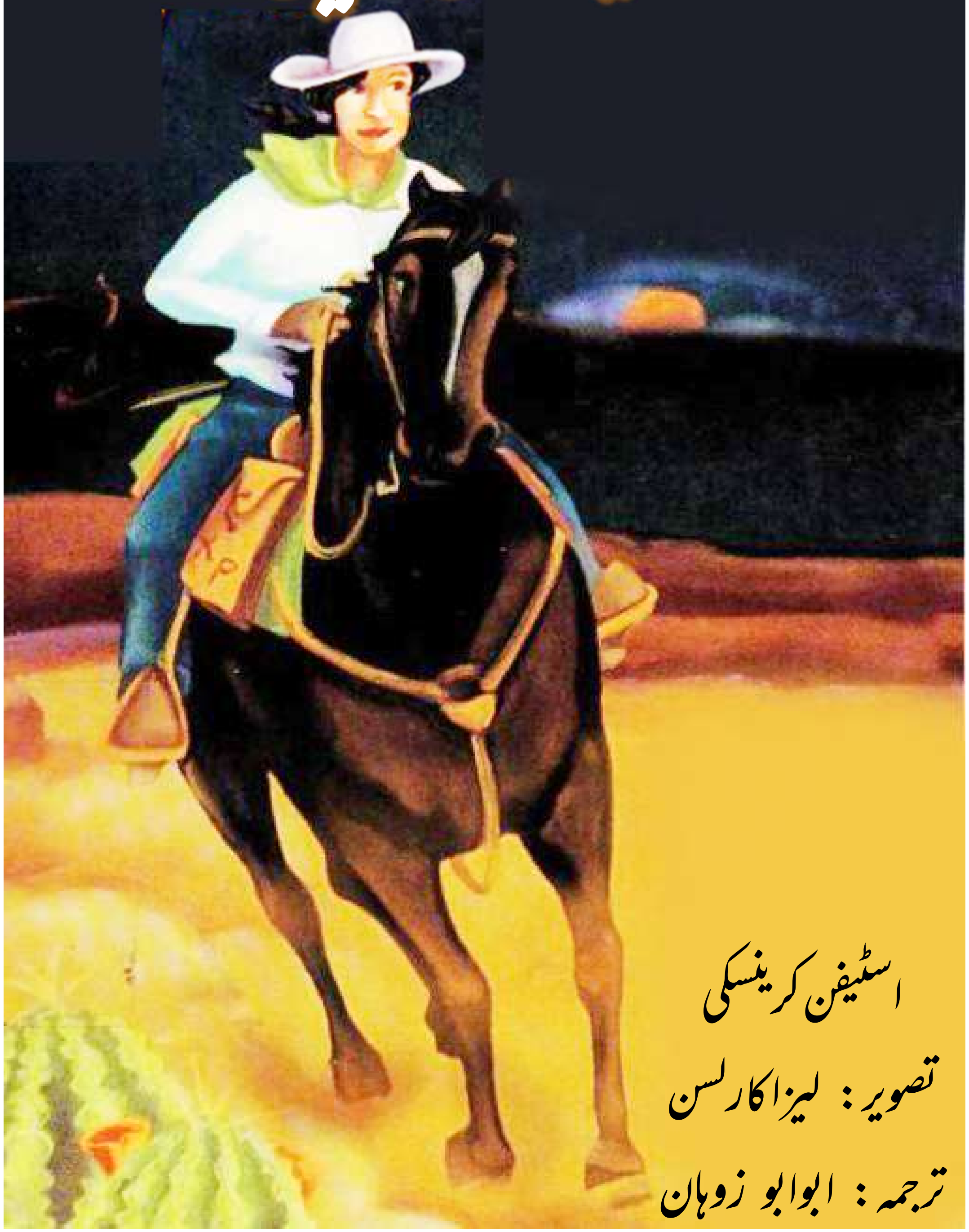
کیلامیٹی جین



اسٹیفن کرینسکی

تصویر : لیزا کارلسن

ترجمہ : ابوابو زوہان

کیلا میٹی جین

اسٹیفن کرینسکی

تصویر : لیزا کارلسن

ترجمہ : ابوابو زوہان



کیلامیٹی جین : ایک لوک کہانی

شاید آپ نے کیلامیٹی جین (CalamityJane) کے بارے میں سنا ہو۔ در حقیقت، کیلامیٹی جین وائلڈ ویسٹ کی ایک لیجنڈ (مشہور شخصیت) ہے۔ اور وہ مارتھا جین کینری نامی ایک حقیقی خاتون تھی۔ وہ فوج کی سکاؤٹ اور پونی ایکسپریس کی سوار بن گئی۔ وہ مردوں جیسے کپڑے پہنتی تھی کیونکہ اسے یہ پسند تھا۔ اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ دوسرے لوگ اس بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لہذا یہ فطری بات تھی کہ اس کی شخصیت کے گرد کچھ مبالغہ آرائیاں (بڑھا چڑھا کر کہی گئی باتیں) جنم لیں۔

ہم کیلامیٹی جین جیسی کہانیوں کو "ٹال ٹیلز" (TallTales) کہتے ہیں کیونکہ ان میں ہر چیز غیر معمولی طور پر بڑی، بہت تیز اور حد سے زیادہ عجیب ہوتی ہے۔ اور ان کہانیوں میں سچائی کو تھوڑا کھینچ تان کر بیان کیا جاتا ہے۔ ان کہانیوں کے ہیرو اور ہیروئنیں عمارتوں جتنے لمبے، بیلوں جتنے طاقتور، یا بجلی کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ وہ ہر قدم پر خطرناک مہم جوئیوں کا سامنا کرتے ہیں۔ لیکن یہ ٹھیک ہے کیونکہ وہ اپنے راستے میں آنے والے تقریباً ہر مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔

ٹال ٹیلز مضحکہ خیز اور حقیقت سے بڑی ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ اس زندگی کی عکاسی کرتی ہیں جو بہت سے مزدوروں اور ابتدائی آباد کاروں (پائینیرز) نے گزاری تھی۔ ان کہانیوں کے کرداروں کے اکثر وہی پیشے ہوتے ہیں جو حقیقی لوگوں کے تھے۔ اور یہ کہانیاں ہمیشہ جانی پہچانی جگہوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

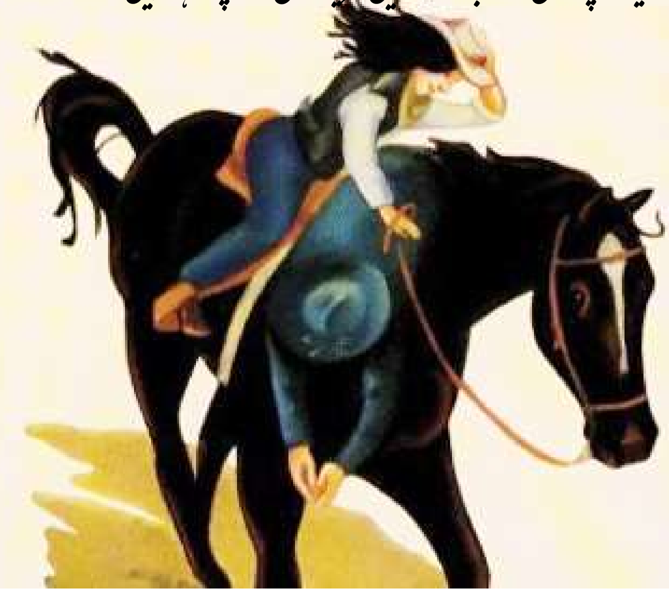
ان کہانیوں کے اولین بیان کرنے والے شاید ان لوگوں اور جگہوں سے واقف تھے۔ یا ہو سکتا ہے کہ ان کی خواہش ہو کہ وہ بھی کہانی کے ہیرو جیسے بن سکیں۔ یہ کہانیاں بار بار سنائی گئیں اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہیں۔ ایسی زبانی سنائی جانے والی کہانیوں کو ہم لوک داستانیں (Folklore) کہتے ہیں۔

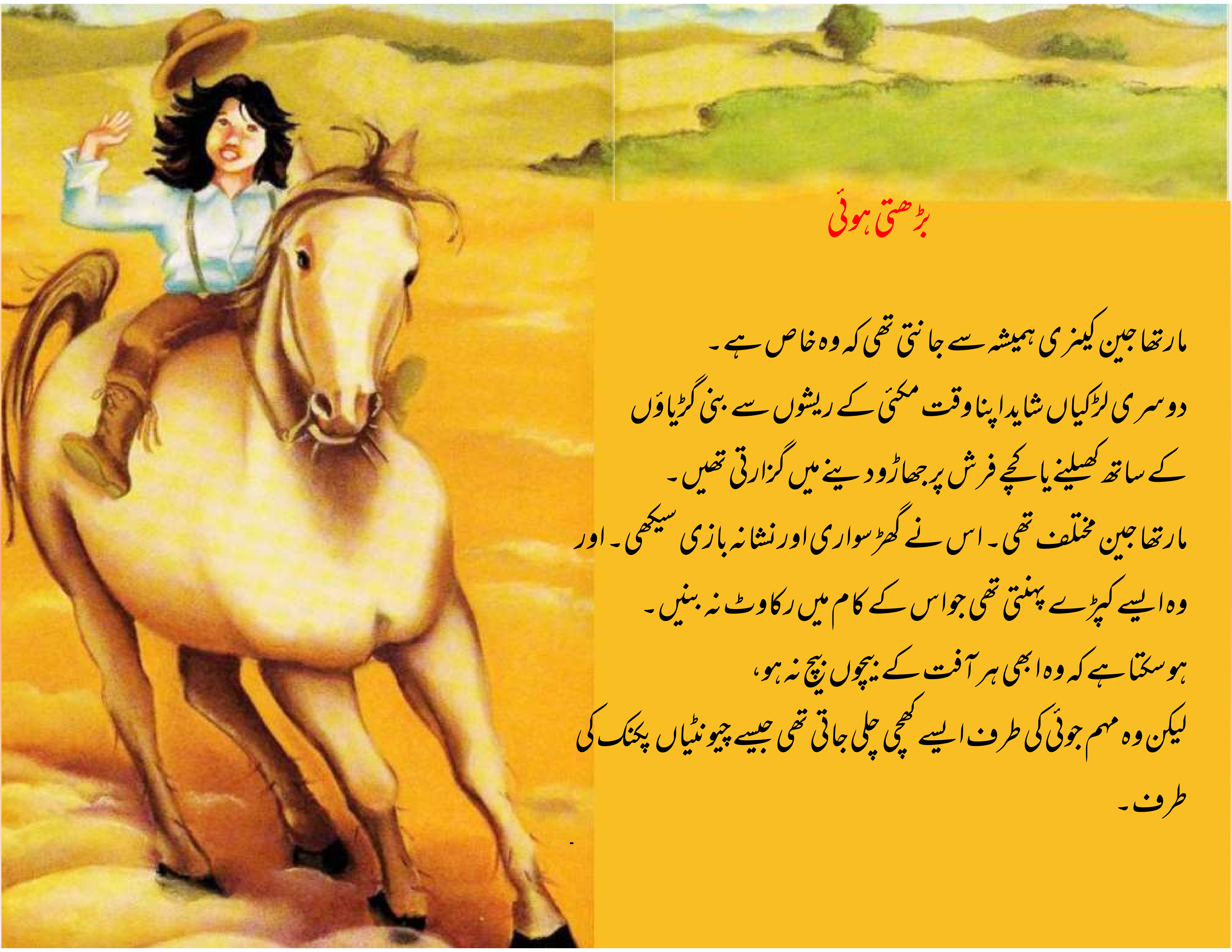
لوک داستانیں کسی جگہ یا قوم کی کہانیوں اور رسم و رواج کو کہتے ہیں۔ لوک داستانوں میں لوک کہانیاں (e شامل ہو سکتی ہیں جیسے کہ مبالغہ آرائی پر مبنی کہانیاں۔ یہ کہانیاں عموماً کئی سالوں تک زبانی سنائے جانے کے بہت عرصے بعد لکھی جاتی ہیں۔ لوک ورثے میں کہاوتیں، لطیفے اور گیت بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

لوک داستانیں ہمیں کچھ سکھا سکتی ہیں۔ کوئی نظم یا گیت ہمیں ماضی کے کسی پرانے واقعے کو یاد رکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ یا یہ صرف تفریح کے لیے بھی ہو سکتی ہیں، جیسے کہ بھوتوں کی کوئی کہانی یا رسی کودنے کا گیت۔ لوک داستانیں ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بھی بتاتی ہیں جو یہ کہانیاں سناتے اور بانٹتے ہیں۔

کیلامیٹی جین کے بارے میں کہانیاں بہت حیرت انگیز اور انوکھی ہیں۔ لیکن ان میں پرانے مغرب کی زندگی کے بارے میں کچھ سچائی بھی موجود ہے۔ کیلامٹی وائلڈ ڈیڈ ووڈ میں بچاؤ کے لیے آئی تھی۔ اس نے غالباً ایک فوجی کپتان کی جان بچائی تھی۔ در حقیقت، شاید اسی وجہ سے اسے یہ نام ملا، لیکن یہ ایک تعریفی نام تھا۔ جب بھی کوئی آفت (Calamity) آتی، تو لوگ چاہتے تھے کہ جین ان کی مدد کے لیے ان کے ساتھ ہو۔

کیا آپ اس کے بارے میں مزید مشق کرنا چاہتے ہیں؟





بڑھتی ہوئی

مارتھا جین کینری ہمیشہ سے جانتی تھی کہ وہ خاص ہے۔
دوسری لڑکیاں شاید اپنا وقت مکئی کے ریشوں سے بنی گڑیاؤں
کے ساتھ کھیلنے یا کچے فرش پر جھاڑو دینے میں گزارتی تھیں۔
مارتھا جین مختلف تھی۔ اس نے گھڑسواری اور نشانہ بازی سیکھی۔ اور
وہ ایسے کپڑے پہنتی تھی جو اس کے کام میں رکاوٹ نہ بنیں۔
ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی ہر آفت کے بیچوں بیچ نہ ہو،
لیکن وہ مہم جوئی کی طرف ایسے کھچی چلی جاتی تھی جیسے چیونٹیاں پکنک کی
طرف۔



ایک دفعہ، جب مارتھا جین میزوری (Missouri) کے جنگلوں میں کھیل رہی تھی، اس کا سامنا ایک ریٹل سنیک (زہریلے سانپ) سے ہوا جو چٹان پر دھوپ سینک رہا تھا۔

سانپ نے اسے ڈرانے کے لیے اپنی دم سے 'ر-ر-رٹل' (کھڑکھڑاہٹ) کی آواز نکالی۔

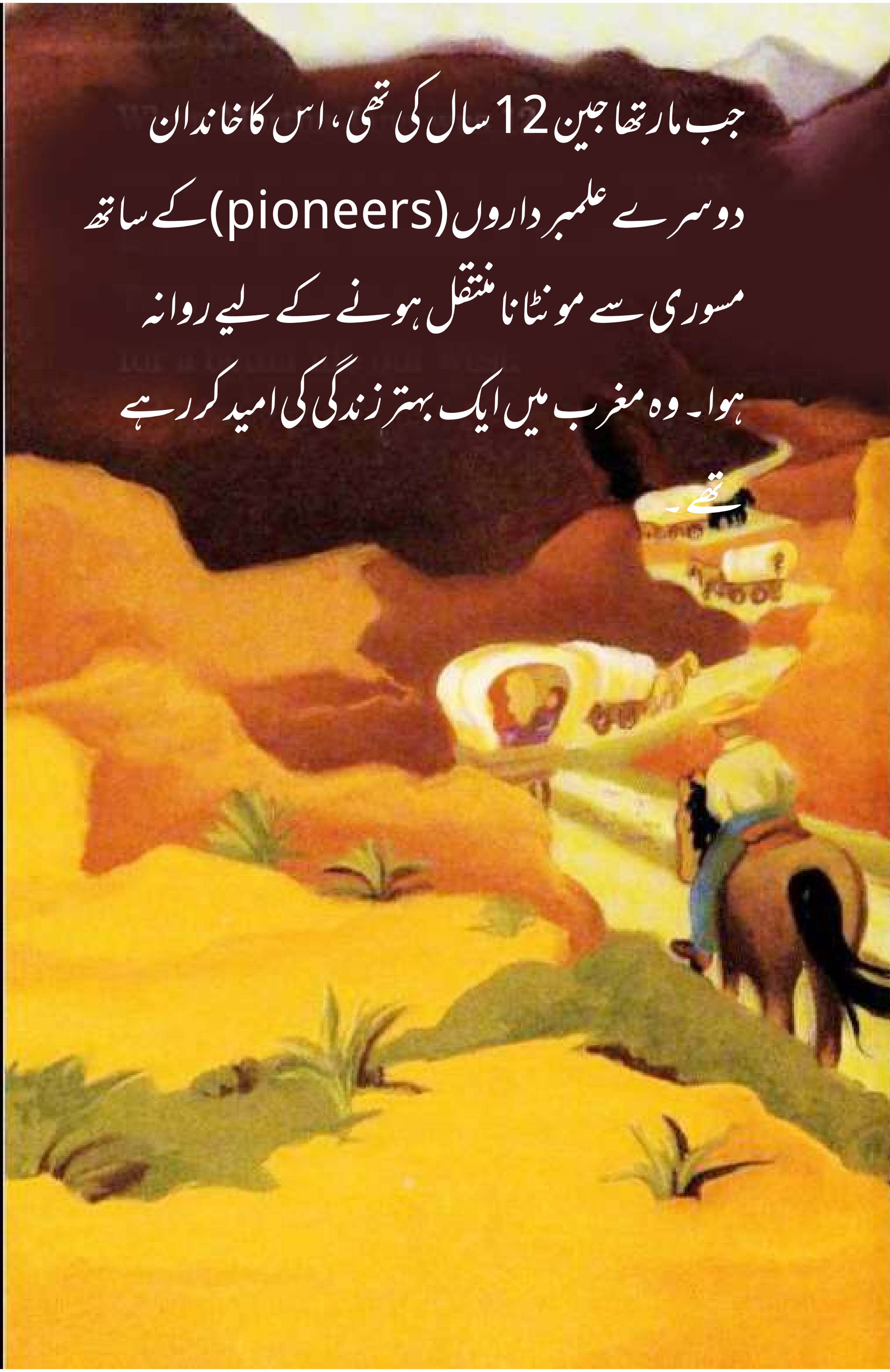
مارتھا جین بس ہنس دی۔

اس نے کہا، "میری عمر نوسال ہے۔"

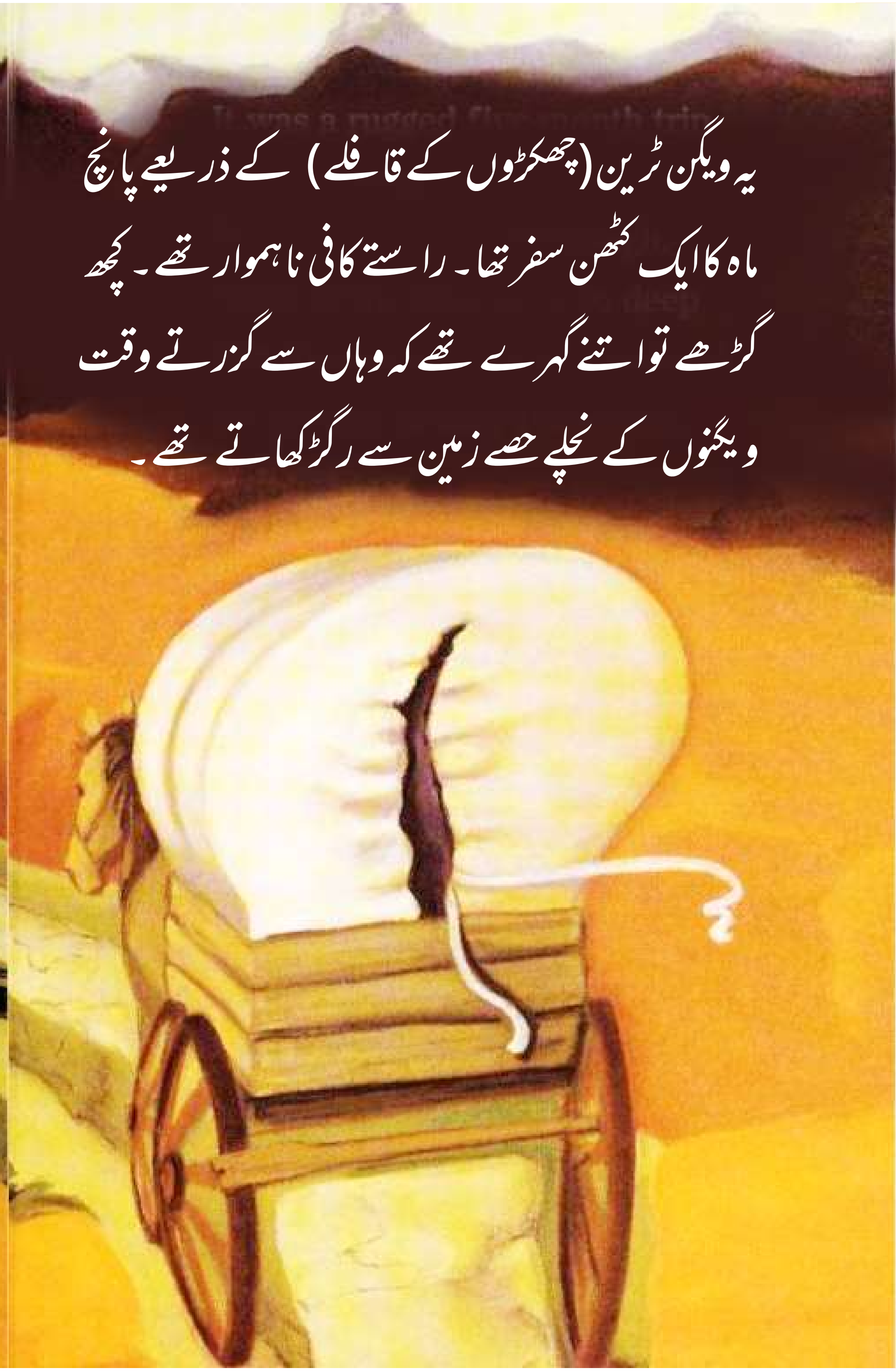
"اور یہ اب تک کی سب سے قابلِ رحم کھڑکھڑاہٹ تھی جو میں نے کبھی سنی۔"

پھر اس نے اپنا منہ کھولا اور ایسی زوردار کڑک دار آواز نکالی جو تین اضلاع (counties) تک سنی گئی۔

سانپ اتنا حیران ہوا کہ وہ وہیں موقع پر ہی شرمندگی سے مر گیا۔



جب مارتھا جین 12 سال کی تھی، اس کا خاندان
دوسرے علمبرداروں (pioneers) کے ساتھ
مسوری سے مونٹانا منتقل ہونے کے لیے روانہ
ہوا۔ وہ مغرب میں ایک بہتر زندگی کی امید کر رہے
تھے۔



یہ ویگن ٹرین (چھکڑوں کے قافلے) کے ذریعے پانچ
ماہ کا ایک کٹھن سفر تھا۔ راستے کافی ناہموار تھے۔ کچھ
گڑھے تو اتنے گہرے تھے کہ وہاں سے گزرتے وقت
ویگنوں کے نچلے حصے زمین سے رگڑ کھاتے تھے۔

جب بھی قافلہ کسی دریا پر پہنچتا، تو لیڈر ہمیشہ پار کرنے کے لیے کوئی کم گہری جگہ تلاش کرتا۔

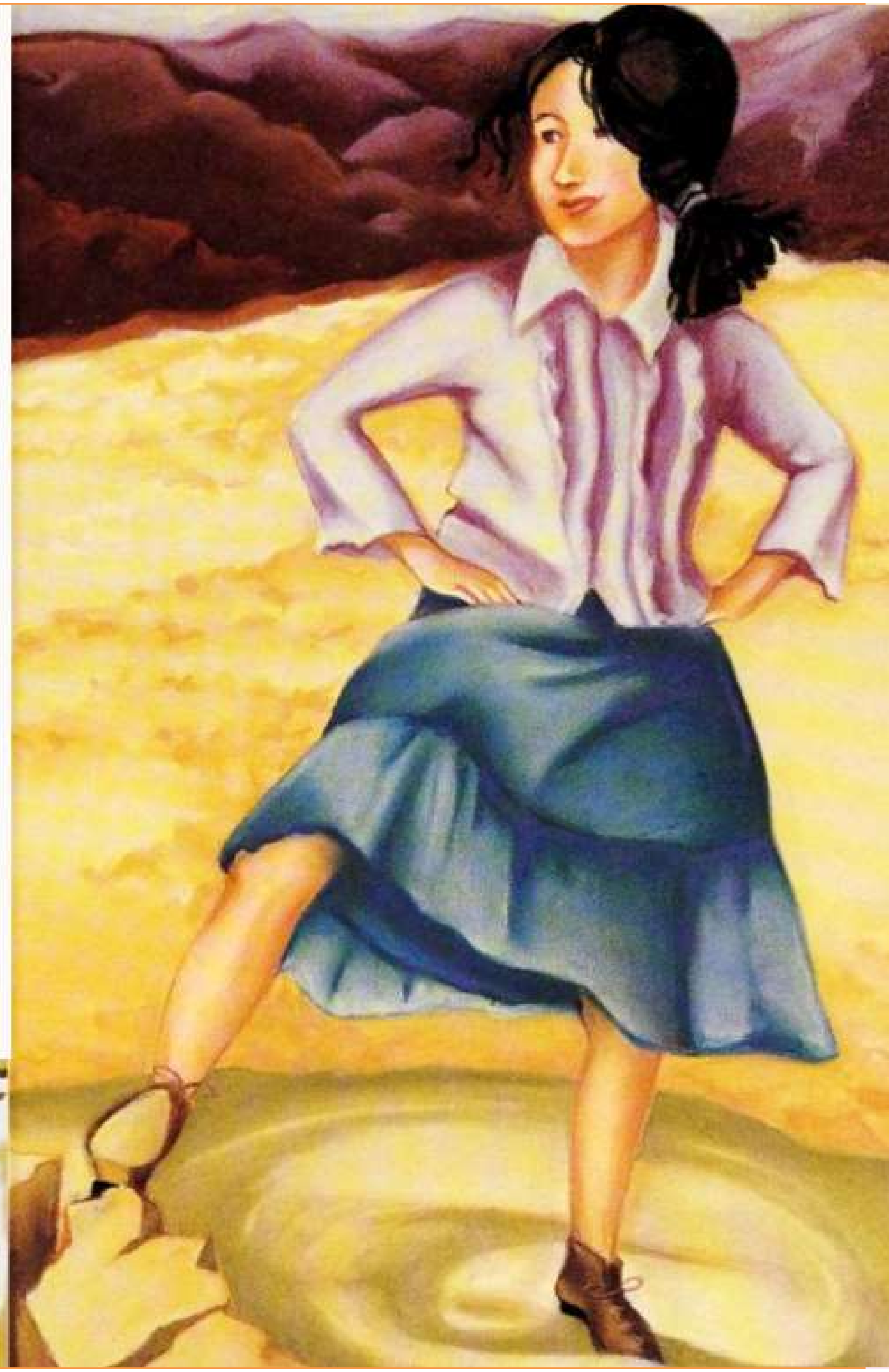
لیکن مارتھا جین (MarthaJane) اس سے مطمئن نہیں ہوتی تھی۔

وہ اپنے ٹٹو پر سوار ہو کر پار کرنے کے لیے گہری جگھوں کی تلاش میں رہتی۔

تاہم، ایک بار وہ دلدل (ریت) میں پھنس گئی جس نے اسے نیچے کھینچنے کی کوشش کی۔

لیکن مارتھا جین نے اتنی زور سے لاتیں ماریں کہ وہ ریت گرم ہو کر شیشے میں تبدیل ہو گئی۔

پھر وہ بڑی آسانی سے اس سے باہر نکل آئی۔

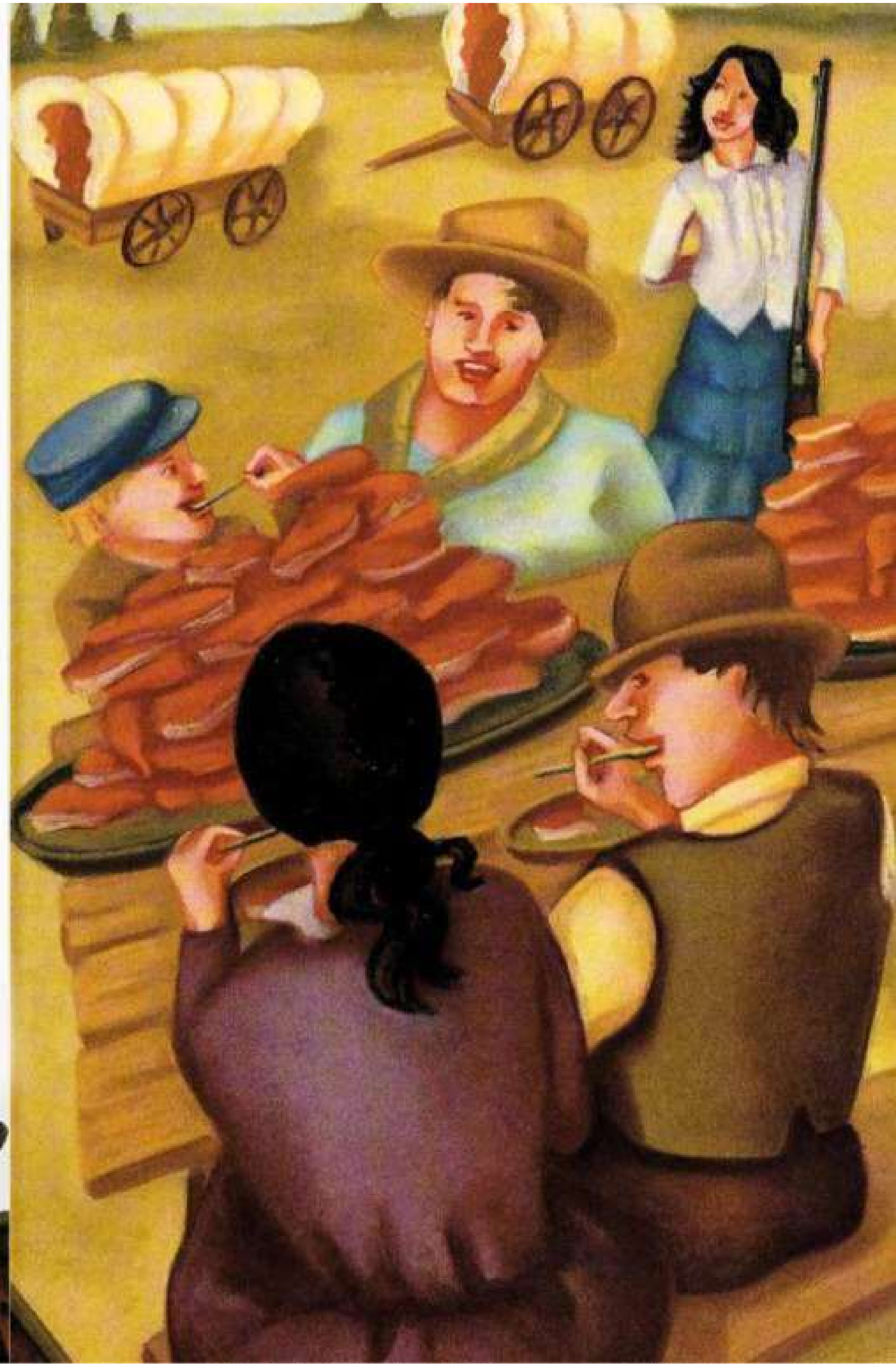




ہر روز، قافلے کے مرد شکار پر جاتے تھے۔
مارتھا جین بھی جانا چاہتی تھی، لیکن مرد اسے ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے۔
اس لیے وہ اکیلی ہی شکار پر چلی گئ۔
جب وہ واپس آئ، تو اس کے کندھے پر تین خرگوش لٹکے ہوئے تھے۔

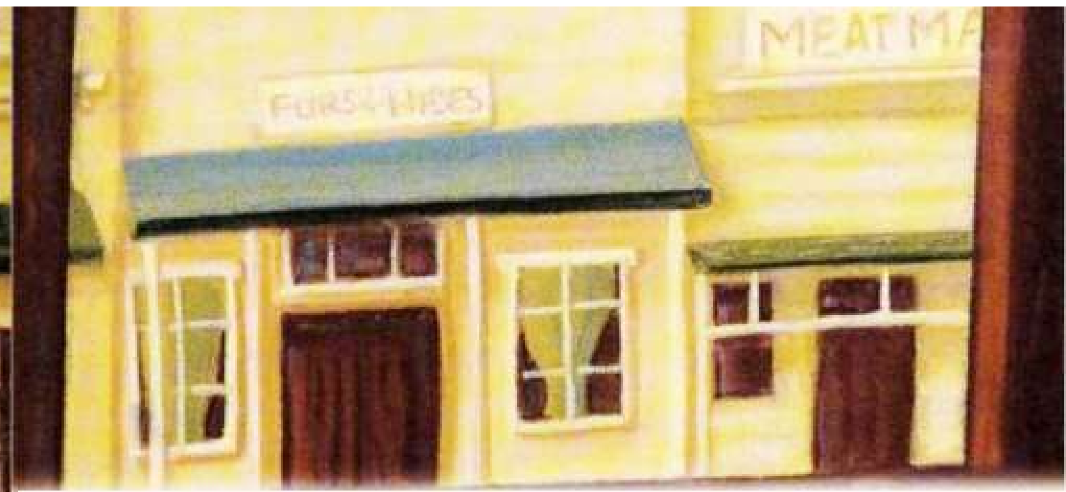
"ایک ننھی سی بچی کے لیے یہ کافی اچھا ہے،" ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔
مارتھا جین نے بتایا،
"اوہ، پیچھے تقریباً ایک میل کی دوری پر میرے پاس چار مرے ہوئے ہرن اور بھی ہیں۔ میں بس سارا کچھ ایک ہی وقت میں نہیں اٹھا سکتی تھی۔"

اس کے بعد، شکاری اس کی رفاقت پر خوش تھے۔
جب تک قافلہ مونٹانا (Montana) پہنچا،
وہ اتنے زیادہ شکار کر رہی تھی کہ ہمت برقرار رکھنے کے
لیے مسافروں کو دن میں پانچ مرتبہ کھانا کھانا پڑتا تھا۔





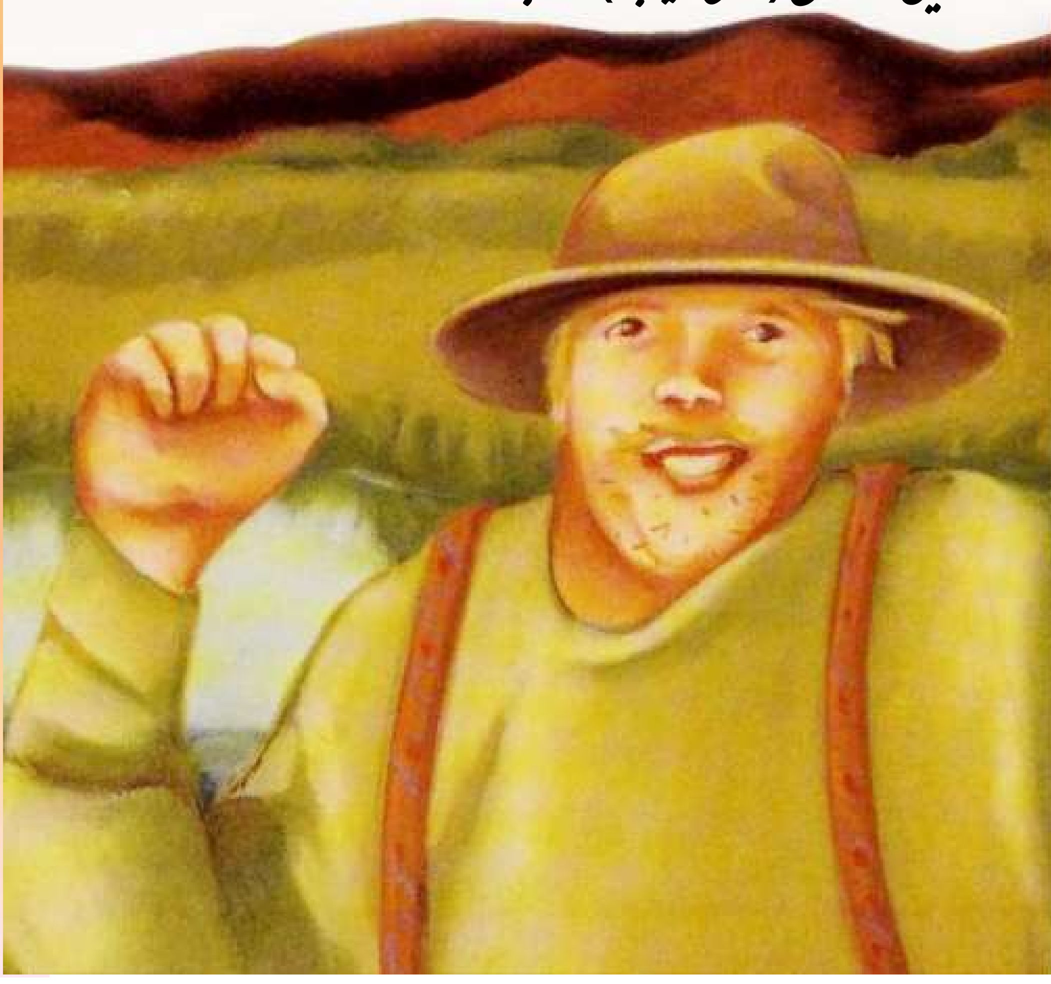




ہارسنگ اراؤنڈ (گھومکڑ)

ورجینیا سٹی، مونٹانا (VirginiaCity,Montana)،
سونے کی کان کنی کا ایک قصبہ تھا۔
یہ جگہ مارتھا جین کے لیے بالکل موزوں تھی۔
وہ ہر کونے کھدرے میں تاک جھانک کرتی تھی۔
کچھ لوگوں نے اسے خبر دار کیا، "تم مصیبت ڈھونڈ رہی ہو۔"
وہ ہمیشہ جواب دیتی، "یقیناً میں ڈھونڈ رہی ہوں،
اس سے وقت بچتا ہے۔"

کان کن روزانہ اپنی قسمت چمکانے کے لیے سونے کی نئی رگوں کی تلاش میں آتے اور جاتے تھے۔ وہ یقینی طور پر ایک بد تمیز اور سخت مزاج گروہ تھا۔ ان میں سے اکثر کا انجام یا تو ان کے سروں میں سوراخ (زخم) ہونے کی صورت میں ہوتا یا پھر ان کی جیبوں میں سوراخ (خالی جیب) رہ جاتے۔



لیکن چند خوش قسمت رہے اور ان کی چاندی (کامیابی) ہوگئی۔ جب "سونا!" کی آواز سنائی دی، تو یہ خبر بجلی سے بھی تیز رفتار سے پھیلی۔ ایک کان کن کو اپنی مٹھی کے برابر سونے کا ایک ڈلا ملا۔ ایک اور نے دھات کی اتنی بڑی رگ دریافت کی کہ اسے کھودتے کھودتے اس نے تین بیلچے توڑ ڈالے۔



مارتھا جین نے خود سونے کی تلاش کے لیے زیادہ چھان بین نہیں کی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ ایک بوریت بھرا کام ہے۔ اس کے بجائے، اسے حرکت میں رہنا پسند تھا۔ اسے گھوڑوں، خاص طور پر تیز رفتار گھوڑوں کا بہت شوق تھا۔

اور وہ انہیں سنبھالنے کا خاص ہنر بھی رکھتی تھی۔

ایک بار، کچھ چرواہے (cowboys) قصبے میں

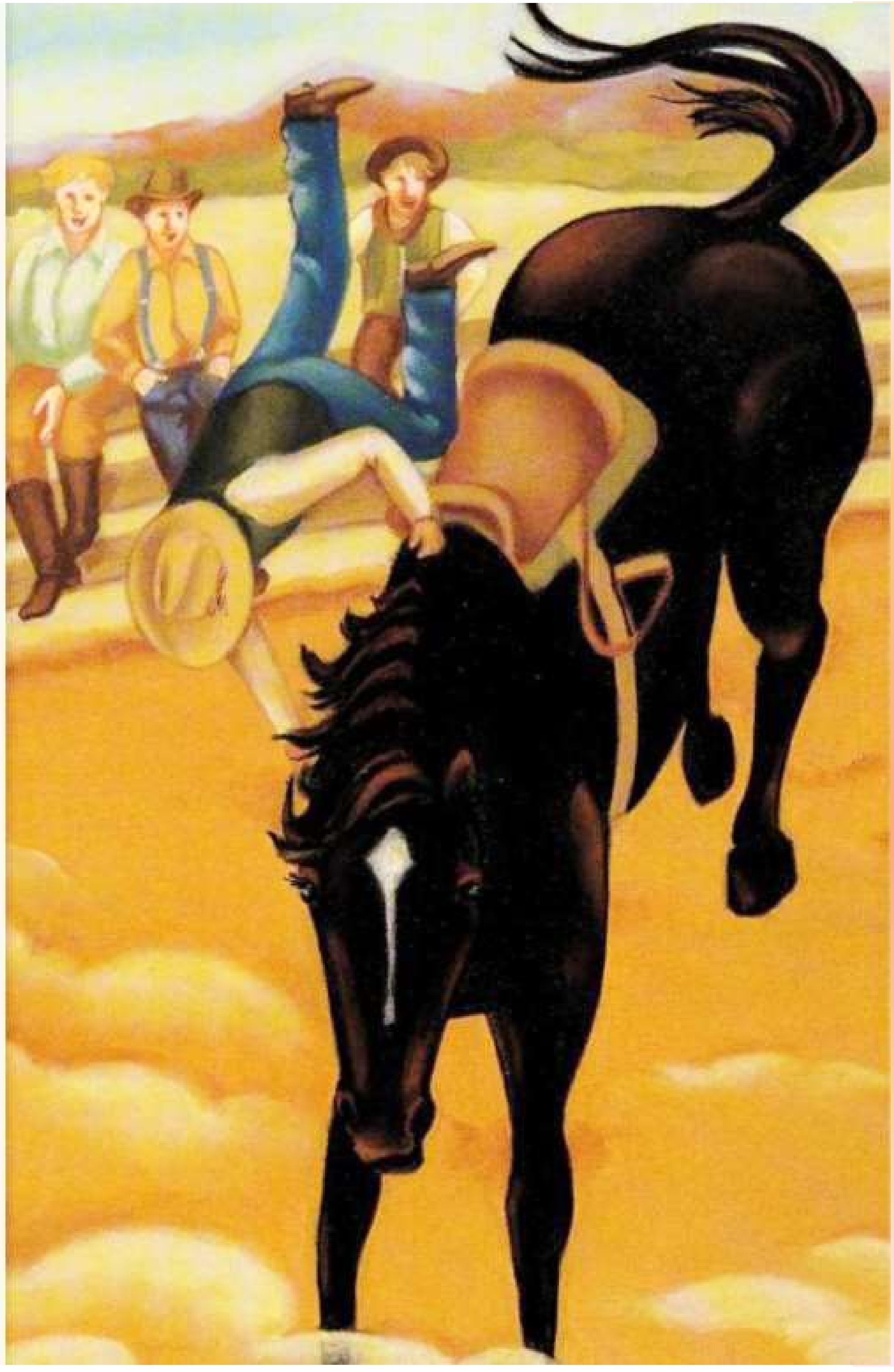
جنگلی گھوڑے لائے۔ ان میں ایک کالے رنگ کا گھوڑا

(stallion) تھا جس کی آنکھوں میں غصہ اور چمک تھی۔

جب مارتھا جین وہاں آئی تو وہ گھوڑا پہلے ہی چار چرواہوں کو گرا چکا تھا۔

انہوں نے اسے خبردار کیا، "اب تم محتاط رہنا۔"

اس نے کہا، "میں خطرہ مول لوں گی۔ میں تین خچروں جتنی ضدی ہوں، اور میری لات ان سے بھی زیادہ بری ہے۔"





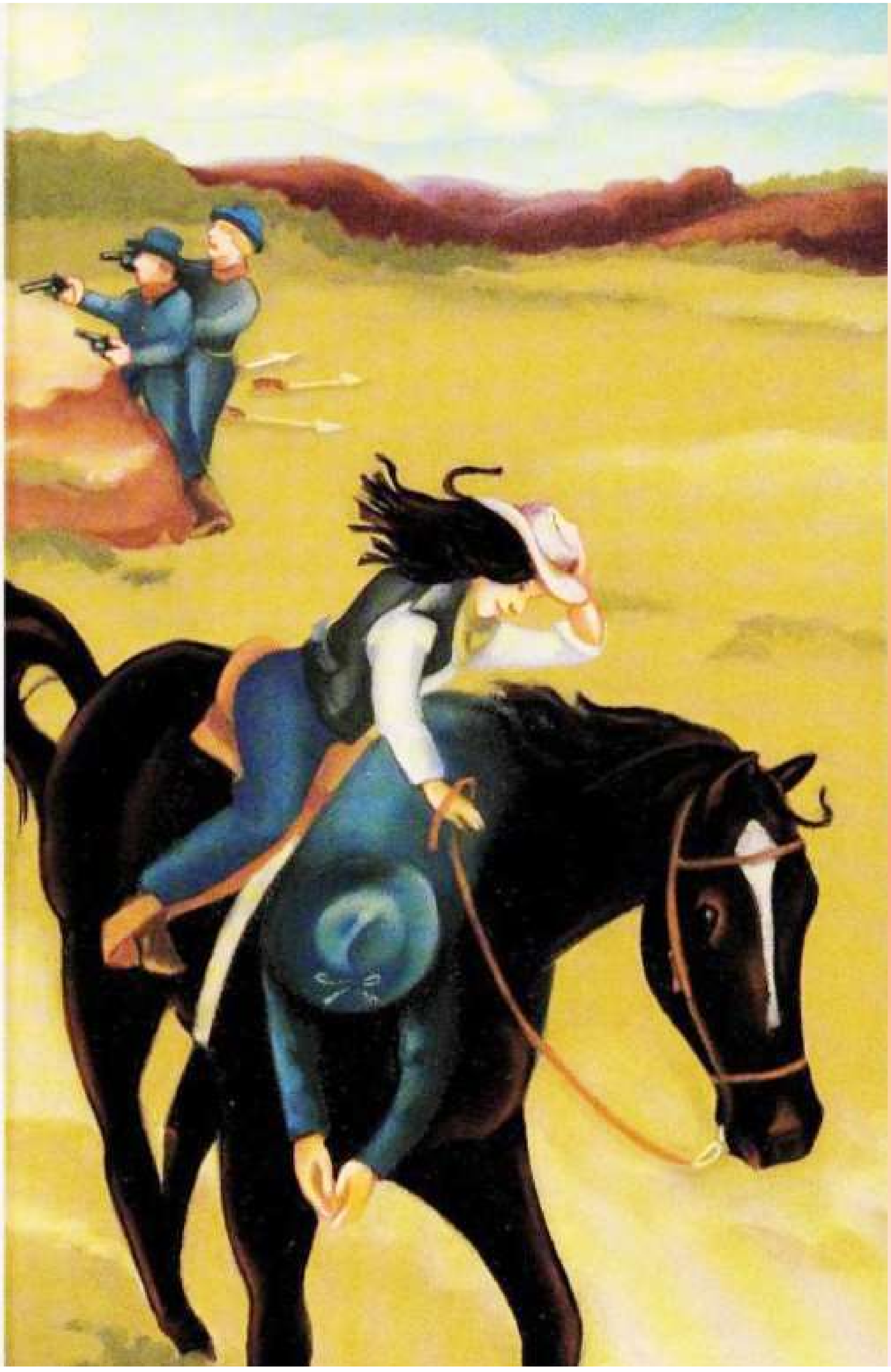
وہ آہستہ سے گھوڑے کے قریب آئی۔ اس نے نرمی سے کہا،
"میں جانتی ہوں کہ تم صرف دکھاوا کر رہے ہو۔"
"ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ تم کتنے بڑے اور طاقتور ہو۔" گھوڑے
نے نتھنے پھولائے (snorted۔)
مارتھا جین نے اپنی بات جاری رکھی، "لیکن، میں تو صرف ایک
چھوٹی سی جان ہوں۔"
"اور مجھے گرانے کا کوئی خاص مطلب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم مجھے
اپنے اوپر سواری کرنے دو گے، تو تم ان سخت جان چرواہوں
(cowboys) کو اور بھی زیادہ شرمندہ کر دو گے۔"
خیر، کوئی بھی کبھی اس بات کا یقین نہیں کر سکا کہ آیا وہ گھوڑا واقعی
اس کی بات سمجھ گیا تھا۔ لیکن مارتھا جین ہی وہ واحد انسان تھی جس
نے کبھی اس پر صحیح طرح سے سواری کی تھی۔

وہ گھوڑا بھی کافی کام آیا۔

ایک دن، مارتھا جین باہر سواری کررہی تھی کہ اس کا سامنا فوج کے ایک گشتی دستے سے ہوا جو اپنی جان بچانے کے لیے لڑرہے تھے۔

مارتھا جین نے ایک لمحہ بھی انتظار نہیں کیا۔ وہ تیزی سے اندر جھپٹی، زخمی کپتان کو کھینچ کر اپنے گھوڑے پر بٹھایا، اور اسے لے کر بحفاظت وہاں سے نکل گئی۔

جب وہ صحتیاب ہوا، تو اس نے اسے "کیلا میٹی جین" (CalamityJane) پکارنا شروع کردیا۔ اور یہ نام اس پر اس طرح چپک گیا جیسے ریچھ کی زبان پر شہد۔





ان میں سب سے مشہور وائلڈ بل ہکاک (Wild Bill
Hickok) تھا۔

وہ نئے چمڑے سے بھی زیادہ سخت جان تھا اور سال میں
صرف ایک یا دو بار ہی مسکراتا تھا۔

وائلڈ بل فوج کا جاسوس (scout) اور قصبے کا مارشل رہ چکا
تھا۔ لیکن فی الحال وہ ان ملازمتوں سے ریٹائر ہو چکا تھا۔

ڈیڈووڈ میں رہنا

جب کیلامیٹی جین بڑی ہو گئی، تو وہ ڈیڈ ووڈ، ساؤتھ ڈکوٹا
(Deadwood,South(Dakota چلی گئی۔

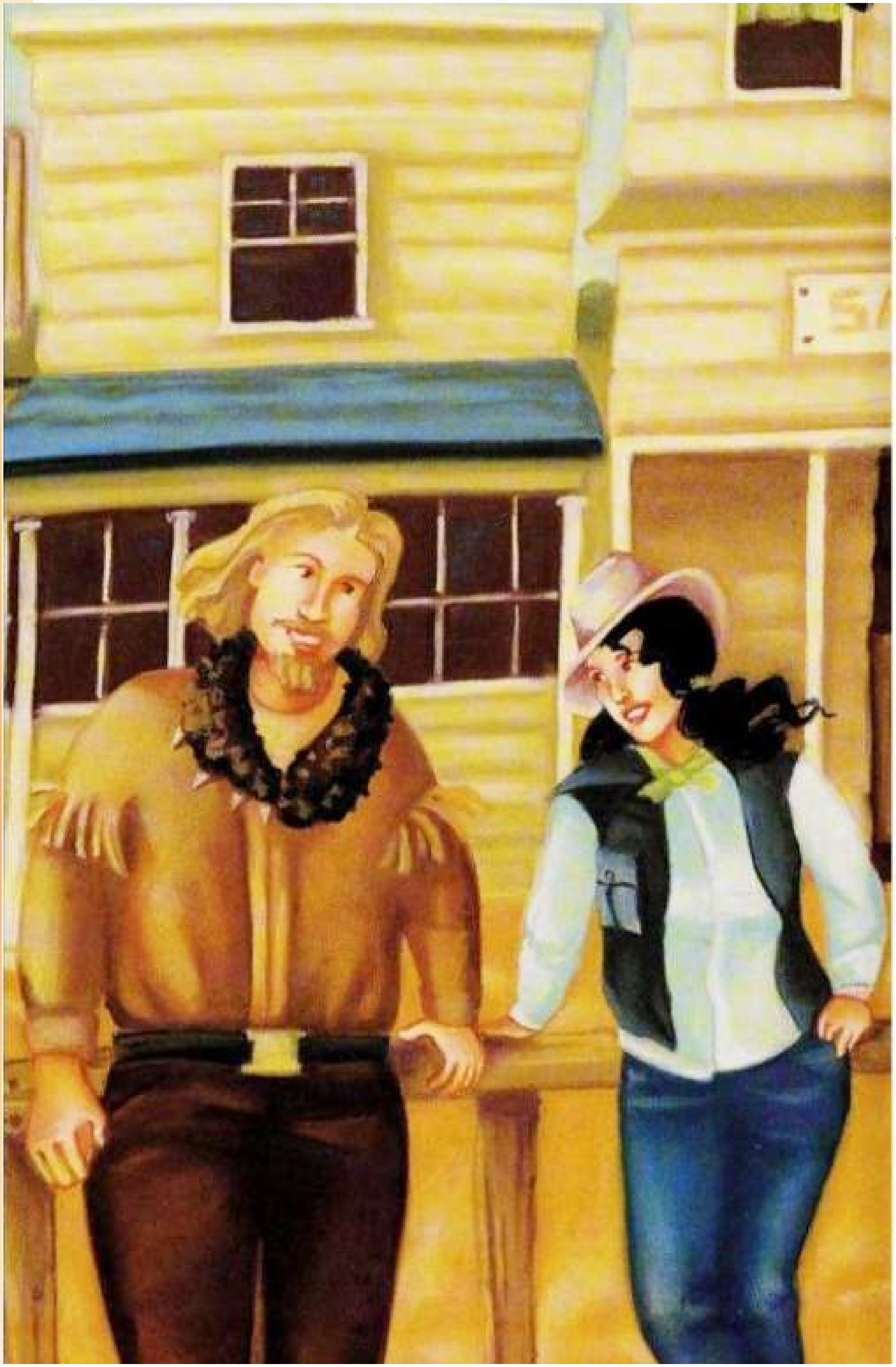
کان کنی کا یہ قصبہ اپنے نام کے مقابلے میں زیادہ دوستانہ تھا،
اگرچہ بہت زیادہ بھی نہیں۔ وہاں اس کی ملاقات ہر طرح
کے چرواہوں (cowboys) اور بندوق برداروں سے
ہوئی جن میں کچھ شریف لوگ بھی شامل تھے۔

ایک نوجوان کے طور پر، بل ایک بار آٹھ ماہ تک اپنے کپڑے بدلے بغیر رہا تھا۔

پھر ایک رات، جب بل سو رہا تھا، ایک ریچھ نے اسے اور اس کے کپڑوں کو ایک میل دور سے سونگھ لیا۔ وہ خوشبو کا پیچھا کرتے ہوئے سیدھا بل تک پہنچا اور اس کی ٹانگ پر کاٹ لیا۔

اوراس سے پہلے کہ وہ ریچھ اسے اپنا لقمہ بناتا، بل نے اس سے کشتی لڑنا شروع کردی۔ ریچھ کے پاس اپنے تیز پنجے تھے، لیکن بل کے پاس ایک چاقو تھا۔ وہ بار بار ایک دوسرے کے اوپر گرتے اور لڑتے رہے۔ جب بالآخر دھول بیٹھی، تو بل کے پاس ایک نیا فر کوٹ (ریچھ کی کھال کا کوٹ) تھا۔





جو کوئی اس طرح ریچھ کا مقابلہ کر سکتا تھا وہ کیلامیٹی جین کی پسند کا شخص تھا۔

چنانچہ بل اور کیلامیٹی دوست بن گئے اور اپنے مشہور کارناموں کے قصے ایک دوسرے کو سنائے۔

وائلڈ بل نے کہا کہ ایک حقیقی مہم جوئی کے لیے اسے پونی ایکسپریس کے لیے سواری کرنی چاہیے۔

پونی ایکسپریس سواروں کا ایک سلسلہ تھا جو سرحد کے پار ڈاک لے جاتے تھے۔ چنانچہ کیلامیٹی نے یہ ملازمت اختیار کرلی۔

بلیک ہلز کے درمیان اس کا راستہ آنے جانے کے لیے 50 میل طویل تھا۔

وہ ایک دشوار گزار علاقہ تھا اور صرف چٹانوں اور کھائیوں کی وجہ سے ہی نہیں،

بلکہ اکثر راستے میں ڈاکو بھی گھات لگا کر بیٹھے ہوتے تھے۔

وہ سواروں سے پیسے یا وہ پارسل چھین لیتے تھے جو وہ لے جا رہے ہوتے تھے۔

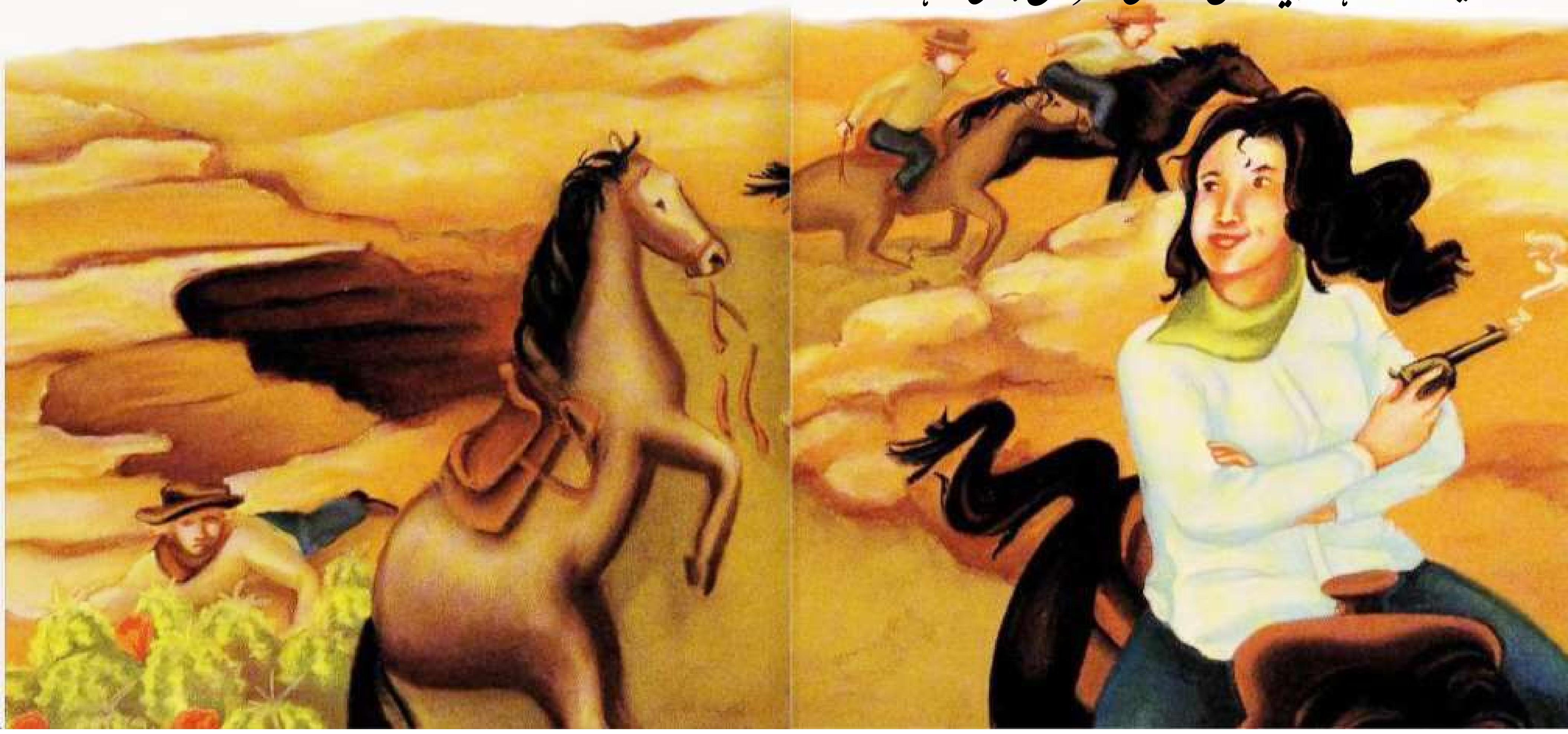
گھوڑا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا، جس سے اس کا سوار زمین پر گر گیا۔

"شاید اس بار ہم تمہیں جانے دیں،" تیسرے ڈاکو نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے؟" کیلامیٹی نے کہا۔

"ایسا لگتا ہے کہ یہ محفل تو ابھی شروع ہوئی ہے۔"

اس کی پہلی گولی ڈاکو کی بندوق پر بالکل نشانے پر لگی، جو سیدھی نالی (بیرل) کے اندر گئی اور چیمبر کو جام کر دیا۔ اس کی اگلی گولی نے دوسرے ڈاکو کے گھوڑے کی لگامیں کاٹ دیں۔



لیکن ڈاکوؤں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ وہاں سے اتنی تیزی سے نودو گیارہ ہوئے کہ ان کے پیچھے صرف دھول ہی رہ گئی۔

چنانچہ کیلامیٹی نے اپنا سفر جاری رکھا، اور اس کے بعد پھر کبھی کسی نے اسے تنگ نہیں کیا۔



بدلتے وقت

زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ کیلامیٹی جین پرانے خشک گوشت سے بھی زیادہ سخت جان تھی۔

وہ کہتے تھے کہ وہ برف میں ننگے پاؤں چلتی تھی۔

اور وہ پلک جھپکائے بغیر سورج کی طرف دیکھ سکتی تھی۔

لیکن کیلامیٹی کا ایک نرم پہلو بھی تھا۔

بس وہ اس کی زیادہ تشہیر نہیں کرتی تھی۔





ایک بار، ڈیڈ ووڈ کا پورا قصبہ چیچک کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔

وہاں اتنی زیادہ خارش اور کھجلی ہو رہی تھی کہ ایسا لگتا تھا جیسے ٹڈی دل کا کوئی لشکر وہاں سے گزر رہا ہو۔ ڈاکٹر خود بیمار ہو گیا۔ شیرف (پولیس افسر) کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ یہاں تک کہ مردہ شو(undertaker) نے بھی امید کی کہ کوئی نہ مرے، کیونکہ وہ انہیں دفنانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔



تقریباً ہر کوئی بستر سے لگ گیا۔

لیکن کیلامیٹی جین نہیں۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ بیمار کیوں نہیں ہوئی۔

کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ اس کی جلد اتنی موٹی ہے کہ چیچک اندر نہیں جا سکتی۔

دوسروں کا خیال تھا کہ چیچک بھی اس کی ہمت اور طاقت سے الجھنے کی جرات نہیں کرے گی۔

ایک مرحلے پر، وہ مسلسل تین دن تک جاگتی رہی۔ "مجھے اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کے لیے جھاڑو کے دستوں کا سہارا لینا پڑا،" اس نے کہا۔ "اور کچھ تو ایک گھنٹے سے زیادہ نہ چل سکے اور ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے۔"

جب لوگ آخرکار صحت یاب ہوئے، تو یقیناً وہ اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ اس طرح کی چیزیں (شکریہ اور تعریف) ایک حد تک ہی برداشت کر سکتی تھی۔

وجہ چاہے جو بھی ہو، کیلامیٹی جین وہ واحد تندرست شخص تھی جو بیمار لوگوں کی دیکھ بھال کرنے سے نہیں ڈرتی تھی۔

چنانچہ وہ ان کی تیمارداری میں لگ گئی۔ چیچک کی وبا کو مکمل طور پر ختم ہونے میں چند ماہ لگ گئے۔ اس دوران کیلامیٹی بہت کم سو پاتی تھی۔





پونی ایکسپریس ختم ہو چکی تھی۔

اب بچانے کے لیے کوئی اسٹیج کوچز (گھوڑا گاڑیاں) نہیں تھیں۔

ان کی جگہ اس دھواں چھوڑنے والے عفریت نے لے لی تھی جسے ریل روڈ (ریلوے) کہا جاتا تھا۔

کیلامیٹی جین جتنی پر عزم تھی، اس کے باوجود ایک چیز ایسی تھی جسے وہ نہ روک سکی۔

اور وہ تھی ترقی۔

ڈیڈ ووڈ کا قصبہ اب ترقی کر رہا تھا۔ دکاندار لکڑی کے فٹ پاتھ بنا رہے تھے تاکہ لوگوں کو کیچڑ میں سے نہ گزرنا پڑے۔

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ ان تبدیلیوں پر کیلامیٹی کا کیا رد عمل تھا؟

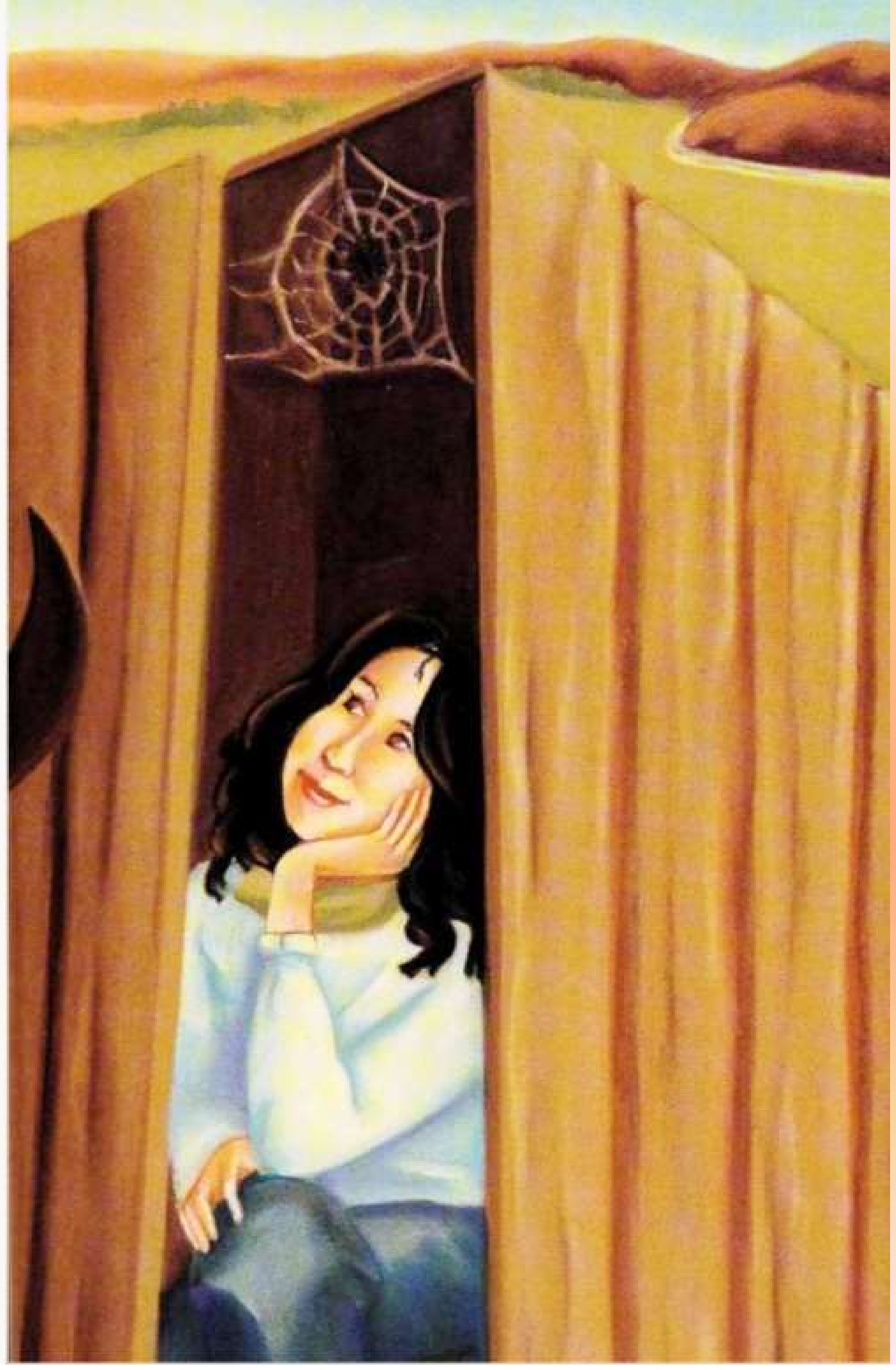
لوگ یہاں تک کہ گھروں کے اندر غسل خانے بنانے کی باتیں کر رہے تھے، لیکن کیلامیٹی جانتی تھی کہ یہ سراسر حماقت ہے۔

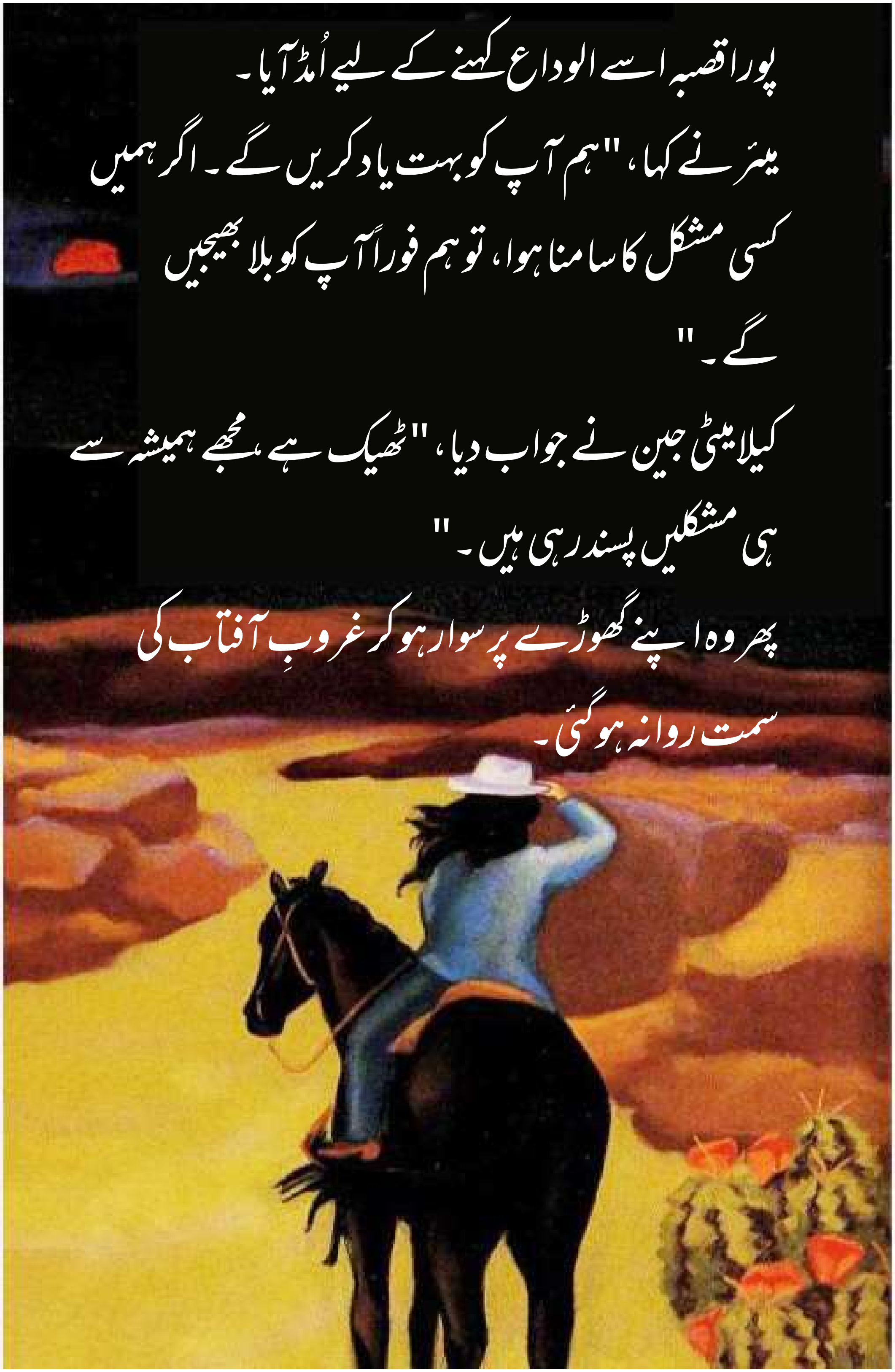
پھر بھی، اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ قصبہ بدل چکا تھا۔

اب کیلامیٹی ان چیزوں پر جذباتی ہونے والی نہیں تھی۔

لیکن وہ ابھی آرام کرسی پر بیٹھ کر وقت گزارنے (ریٹائر ہونے) کے لیے بھی تیار نہیں تھی۔

چنانچہ جب اس نے خود کو اتنی دیر ساکت بیٹھے پایا کہ ایک مکڑی کو جالا بنتے دیکھ سکے، تو وہ سمجھ گئی کہ اب آگے بڑھنے کا وقت آ گیا ہے۔





پورا قصبہ اسے الوداع کہنے کے لیے اُمڈ آیا۔

میئر نے کہا، "ہم آپ کو بہت یاد کریں گے۔ اگر ہمیں کسی مشکل کا سامنا ہوا، تو ہم فوراً آپ کو بلا بھیجیں گے۔"

کیلامیٹی جین نے جواب دیا، "ٹھیک ہے، مجھے ہمیشہ سے ہی مشکلیں پسند رہی ہیں۔"

پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر غروبِ آفتاب کی سمت روانہ ہوگئی۔

کیلامیٹی جین (CalamityJane) ہمیشہ مہم جوئی کی تلاش میں رہتی تھی۔ اسے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا تھا—نہ زہریلے سانپوں سے، نہ جنگلی گھوڑوں سے، اور نہ ہی وائلڈ بل ہِکاک (Hickok WildBill) سے۔ دلدل کی ریت بھی اسے دبا نہ سکی۔ فوج کے ایک سکاوٗٹ کے طور پر، کیلامیٹی جین نے ایک خونریز جنگ کے دوران ایک زخمی کیپٹن کو بچایا، اور اسے خود ایک خراش تک نہ آئی۔ پونی ایکسپریس (PonyExpress) کی سوار کے طور پر، اس نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو اپنی ذہانت سے شکست دی اور انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہاں تک کہ چیچک کی بیماری نے بھی اس سے الجھنے کی جرات نہیں کی۔ اس تیز رفتار کہانی میں کیلامیٹی جین کے بے خوف جذبے کی جھلک دیکھیں۔

ختم شد